مَقَامَاتِ مَدِيْنَہْ

[لِنْکَسْ]

(نورالمصطفی)

"نوٹ: مطلوبہ مقام کی ہیڈنگ پہ کلک کرنے سے ان شاءاللہ اس جگہ کی لوکیشن اوپن ہو جائے گی

مدینے کی مساجد

مسجد شَیْخَین

غزوۂ احد کی طرف جاتے ہوئے اس جگہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جنگی تیاریوں کے لیے پہلا پڑاؤ کیا، یہاں ایک دو نمازیں بھی ادا فرمائیں (عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات، ص ۳۱۱)

مسجد مِستراح

یہ وہ مسجد ہے جہاں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے غزوۂ احد سے واپسی پر آرام فرمایا تھا، اسی وجہ سے اس مسجد کو 'مِستراح' یعنی آرام کرنے کی جگہ کہتے ہیں (عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات، ص ۳۱۲)

مسجد فسح

جبلِ احد کے دامن میں یہ وہ مسجد ہے جہاں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چند نمازیں ادا فرمائیں (تاریخ المدینۃ لابن شبۃ ج۱ ص۵۷) اور اسی جگہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زخم مبارک کو دھویا گیا (عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات، ص ۳۰۷)

مسجد ابو ذر غفاری

یہ مسجد اُس باغ کی جگہ پر ہے جہاں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جبریل امین سے درودِ پاک کی فضیلت سننے پر اتنا طویل سجدہ کیا کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے خوف ہوا کہ کہیں آپ کی روح نہ قبض کر لی گئی ہو (مسند احمد، رقم: ۱۶۶۲)

مسجد رایہ

ذباب نامی پہاڑی پر یہ وہ جگہ ہے جہاں غزوۂ خندق کے موقع پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا خیمہ نصب کیا گیا اور اس جگہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز بھی ادا فرمائی۔ (تاریخ المدینۃ لابن شبۃ ج ۱، ص ۶۲)

مسجد اِجابہ

یہ وہ مسجد ہے جہاں آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور تین دعائیں مانگیں: ۱۔ میری امت قحط سالی سے ھلاک نہ ہو ۲۔ میری امت ڈوب کر ھلاک نہ ہو (یہ دونوں قبول ہوئیں) ۳۔ میری امت آپس میں لڑے نہ۔ (اس دعا سے روک دیا گیا) (**دیکھیے:** مسلم، کتاب الفتن، باب ھلاک ھذہ الامۃ بعضھم ببعض رقم: ۲۸۹۰)

خمسہ مساجد

جبلِ سلع کے دامن میں (غزوۂ خندق کے مقام پر) یہ پانچ مساجد پہلے سات مساجد (سبعہ مساجد) تھیں، پھر دو شہید کر دی گئیں۔

مسجد فتح

یہ خمسہ مساجد میں سے ایک ہے، غزوۂ خندق کے موقع پہ نبی کریم ﷺ نے تین دن (پیر منگل اور بدھ) اس جگہ دعا فرمائی، بدھ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان فتح کی بشارت ملی (مسند احمد: 14563)

مسجد بنی حرام

یہ مسجد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے مکانِ عالیشان کی جگہ پر واقع ہے، جہاں غزوۂ خندق کے موقع پر نبی پاک ﷺ سے معجزات کا ظہور ہوا تھا۔ (عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات، ص ۳۱۰) اور آپ ﷺ نے یہاں نماز بھی ادا فرمائی۔ (وفاء الوفاء، 3/56)

مسجد قبلتین

یہ وہی مسجد ہے جہاں قبلہ تبدیل ہوا تھا، آج بھی اس کے صدر دروازے کی جانب (چھت کی طرف) قبلے کا نشان یاد کے لیے باقی رکھا گیا ہے۔

مسجد سُقیا

یہ مسجد ترکی ریلوے اسٹیشن کے احاطے میں واقع ہے، اس جگہ کھڑے ہو کر نبی پاک ﷺ نے مدینے کے لیے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ (ترمذی، ابواب المناقب: 3914)

مسجد جُمعہ

اس جگہ نبی پاک ﷺ نے پہلا جمعہ ادا فرمایا۔

مسجد قُباء

اسلام کی پہلی مسجد۔ نبی کریم ﷺ ہر ہفتے کے دن مسجد قُباء جایا کرتے تھے، پیدل اور سوار دونوں طرح۔(بخاری:1193)

مسجد بنی اَنِیف

یہ مسجد اس جگہ واقع ہے جہاں ہجرت سے قبل مدینہ کے لوگ آپ ﷺ کی آمد کا انتظار کیا کرتے تھے، اس کو **مسجد فجر** بھی کہتے ہیں کہ ہجرت کے بعد پہلی نمازِ فجر آپ ﷺ نے یہی ادا فرمائی۔(عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات)

مسجد نور

اس کو مسجد عصبہ اور مسجد توبہ بھی کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمائی ہے۔(وفاء الوفاء،3/72)

نبی پاک ﷺ کی بارگاہ سے ایک مرتبہ دو صحابی (اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں اپنے گھروں کو واپس گئے، تاریکی کی وجہ سے جب راستہ نظر نہ آیا تو اچانک حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی لاٹھی روشن ہو گئی، دونوں اسی روشنی میں چلتے رہے، جب دونوں کا راستہ الگ الگ ہوا تو دوسرے (یعنی عباد بن بشر) کی لاٹھی بھی روشن ہو گئی(مسند احمد:12404، بخاری:3805)

یہ مسجد اس مقام پر واقع ہے جس جگہ دونوں صحابی جدا ہوئے تھے

نوٹ: اس مسجد کے ساتھ ایک کنواں بھی ہے۔ ص:7 دیکھئے۔

مسجد غَمَامہ

اس جگہ نبی پاک ﷺ نے عیدین کی نماز ادا فرمائی، اور اسی جگہ بارش کے لیے بھی دعا فرمائی۔ آپ کی دعا پر بادل برسنے لگے، بادلوں کو عربی میں **غمامہ** کہتے ہیں۔(عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات، ص۲۹۹)

مسجد ابوبکر صدیق

مسجد عمر بن خطاب

مسجد عثمان بن عفان

مسجد علی بن ابی طالب

مسجد بلال بن رباح

(مسجد غمامہ سمیت) مذکورہ بالا پانچوں مساجد یہ نبی پاک ﷺ کے عید پڑھانے کے مختلف مقامات ہیں۔(تاریخ معالم المدینۃ المنورۃ،ص:96)

بعض نے یہ کہا ہے کہ: موجودہ مسجد عثمان اور مسجد بلال پندرویں صدی کے شروع میں بنائی گئی ہیں، یہ تاریخی مساجد نہیں ہیں (تاریخ المدینہ المنورۃ،قسم المساجد: ۳۲)

مسجد ذوالحلیفہ

یہ مدینہ والوں کی میقات ہے۔ نبی کریم ﷺ نے یہاں سے احرام باندھا(بخاری:1541) یہاں رات بھی گزاری اور نماز بھی ادا فرمائی(مسلم:1188)

مسجد بنی دینار

اس جگہ نبی کریم نے کئی نمازیں ادا فرمائی۔(تاریخ المدینۃ لابن شبۃ ج ۱،ص ۷۰)

قبیلہ بنی دینار کے لوگوں نے نماز کی جگہ مقرر کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ تشریف لاکر اس جگہ (برکت کے لیے) نماز ادا فرمائیں، تو نبی پاک نے وہاں نماز ادا فرمائی۔(وفاء الوفاء،3/64)۔

مسجد بنی ظفر

نبی کریم ﷺ نے یہاں ایک چٹان پر تشریف فرما ہو کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تلاوتِ قرآن سنی اور اس قدر روئے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تَر ہو گئی(المعجم الکبیر،19/243،ح:546) اور اس جگہ نماز بھی ادا فرمائی ہے۔(وفاء الوفاء،3/36)

مسجد مَشْرَبہ اُمِّ ابراھیم

مشربہ ام ابراھیم سے مراد: نبی پاک ﷺ کے شہزادے حضرت ابراھیم کی والدہ (ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنھا) کا باغ۔

اس جگہ نبی پاک ﷺ نے حضرت ماریہ کو ٹھہرایا اور اسی جگہ آپ ﷺ کے شہزادے حضرت ابراھیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔ اور اس جگہ نبی پاک ﷺ نے نماز بھی ادا فرمائی ہے۔(وفاء الوفاء 3/35)،(عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات، ص ۳۰۴)

مسجد منارتین

مینار تین دو پہاڑیوں کا نام ہے یہ مسجد اِن پہاڑیوں کے قریب پڑتی ہے اس وجہ اِسے مینار تین کہتے ہیں(تاریخ المدینۃ المنورۃ ،ص48) نبی پاک ﷺ نے یہاں نماز بھی ادا فرمائی ہے۔(وفاء الوفاء 3/73)

افسوس! نئی تعمیر کی وجہ سے وہ جگہ جو رسولِ اکرم ﷺ کے سجدہ کرنے کی جگہ تھی۔۔۔اب وہ جوتے اُتارنے کی جگہ پر پڑتی ہے۔(ملخصا:عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات، ص ۳۰۴)

مسجد صدقة الزبير

رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمائی ہے۔(تاریخ المدینۃ لابن شبۃ ج ۱ ،ص ۲۵)

مسجد بنی قُریظہ

نبی پاک ﷺ نے جنگِ خندق سے بغاوت کرنے والے بنو قریظہ کے یہودیوں کا محاصرہ کیا اور محاصرے کے دوران اس جگہ نمازیں ادا فرمائیں، لیکن افسوس اب اس مسجد کے نشانات ختم کر دیے گئے ہیں۔(عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات)

مسجد سبق

سبق کا معنی ہے: وہ جگہ جہاں مقابلہ ہوتا ہے(المحیط) نَوِیں صدی ہجری میں یہ مسجد اُس میدان میں بنائی گئی جہاں حضور ﷺ کے زمانے میں گھڑ سواری کی تربیت ہوتی تھی۔(تاریخ المدینۃ المنورۃ، ص48)

مسجد بنی زُریق

بیعتِ عُقبہ اُولی میں ایمان لانے کے بعد حضرت ابورافع بن مالک زُرَیق رضی اللہ عنہ نے نبی پاک ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری سے قبل اِس جگہ مسجد بنالی تھی، نبی پاک ﷺ کا اس مسجد میں داخل ہونا اور وضو فرمانا ثابت ہے (وفاء الوفاء 3/58)

نوٹ: آخر الذکر تینوں مساجد کے نشانات ختم کر دیے گئے ہیں، آپ لِنک اوپن کر کے فقط اس جگہ کی زیارت کر سکتے ہیں

مدینے کے کنویں

بئرِ غُرس

نبی کریم ﷺ نے اس کنویں کا پانی پیا ہے اور اس سے وضو بھی فرمایا ہے (الثقات لابنِ حبان 5\50، 3803) اور آپ ﷺ نے وصیت فرمائی کہ مجھے بئرِ غرس کے پانی سے غسل دیا جائے (ابن ماجہ:1468) **ابنِ شبہ** کی روایت میں ہے:
آپ ﷺ نے وضو کے بعد بچا ہوا پانی کنویں میں ڈال دیا (تاریخ المدینۃ لابن شبۃ ج ۱، ص ۱۶۱)

بئرِ خاتَم

اس کو بئرِ اَرِیس اور بئرِ نبی بھی کہتے ہیں، یہ وہ کنواں ہے جس میں نبی پاک ﷺ کی انگوٹھی حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے گر گئی اور تلاش کے باوجود نہ مل سکی، اسی کنویں کی مُنڈیر پر آپ ﷺ اور آپ کے تینوں یار (ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنھم) بیٹھے تھے (دیکھئے: بخاری: 3674|5866)

نوٹ: یہ کنواں اب موجود نہیں ہے۔ فرش پر فقط گول نشان باقی رکھا گیا ہے (مسجد قُباء کے ساتھ)۔

بئرِ بجیم

حضور ﷺ نے اس کنویں کے قریب نماز ادا فرمائی ہے۔ (وفاء الوفاء، 3/72) یہ کنواں مسجد نور کے ساتھ واقع ہے جس کا ذکر اوپر ص:4 پہ گزر چکا ہے۔

بئرِ رُومہ

اس کو بئرِ عثمان بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ کنواں ہے جس کو حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے خرید کر مسلمانوں پر وقف کیا تھا(ترمذی:3703)

بئرِ عَذْق

"عذق" کھجور کے درخت کی شاخ کو کہتے ہیں(لسان العرب)۔اس کنویں کے قریب موجود باغ میں آپ ﷺ کو کھجور کی ایک شاخ پیش کی گئی جس پر تَر و خشک کھجوریں تھیں، تو آپ ﷺ نے اس میں برکت کی دعا فرمائی۔(وفاء الوفاء،1/191)

اور اسی جگہ آپ ﷺ نے مسجد قباء کے قریب قیام فرمایا، اور اسی جگہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چادر سے آپ ﷺ پر سایا کیا۔(قیام کی جگہ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سایہ کرنے کے جگہ کے نشانات اس کنویں کے ساتھ موجود ہیں)

بئرِ اِھاب

نبی پاک ﷺ نے اس کنویں کا پانی پیا ہے، اس سے وضو بھی فرمایا ہے اور اپنا لعابِ دہن بھی اس کنویں میں ڈالا ہے۔ یہ کنواں حضرت فاطمہ بنتِ حسین کی طرف بھی منسوب ہے۔ امام سمھودی فرماتے ہیں: میں نے اس جگہ ایک دوسرا کنواں بھی دیکھا ہے ممکن ہے کہ وہ (دوسرے والا) بئرِ فاطمہ ہو اور یہ بئرِ اھاب ہو (ملخصاً، وفاء الوفاء،3/226)

اس کنویں کے ساتھ متصل حضرت فاطمہ بنتِ حسین کی طرف منسوب گھر بھی ہے۔

بئرالعِھْن

امام سمھودی فرماتے ہیں: "بئرِ الیُسرۃ" اور "بئرِ العِھْن" ایک ہی ہے۔(وفاء الوفاء،3/146) زمانۂ جاھلیت میں اسکا نام عُسرۃ (تنگی) تھا۔ آپ ﷺ نے اسکا نام تبدیل فرما کر یُسرۃ (آسانی) رکھ دیا۔(تاریخ المدینۃ لابن شبۃ ج ۱، ص ۱۶۱) آپ ﷺ نے اس سے وضو بھی فرمایا، اس میں اپنا لعابِ دہن بھی ڈالا اور اِس کے لیے برکت کی دعا بھی فرمائی۔ (وفاء الوفاء،3/146)

بئرِ بُصَّہ

نبی پاک ﷺ نے اس کے پانی سے اپنا سَر مبارک دھویا اور اپنے سَر سے بہنے والا پانی اور جھڑنے والے بال اس کنویں میں ڈال دیے۔(وفاء الوفاء، 3/127)

مدینے کے پہاڑ

جبلِ اُحد

اس پہاڑ کے متعلق نبی پاک ﷺ نے فرمایا: "هذا جبل يُحِبُّنا و نُحِبّه" یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں(بخاری:2889) اسی پہاڑ کے دامن میں جنگِ احد ہوئی اور یہی شھدائے احد کے مزارات بھی ہیں۔ جن میں سید الشھداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

جبلِ رُمَاۃ

اس جگہ رسول اللہ ﷺ نے جنگِ احد میں تیر اندازوں کو کھڑا کیا تھا۔(بخاری:3039)

اور "رُمَاۃ" عربی میں تیر اندازوں کو کہتے ہیں۔

جبلِ اُحد میں موجود دراڑ (مِہْراس)

"مِہْراس" عربی میں اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں بارش وغیرہ کا پانی جمع ہو جائے۔ جنگِ احد میں آپ ﷺ کے زخموں کو دھونے کے لیے اس (دراڑ نما جگہ) سے پانی لایا گیا۔ صحابہ کرام اس جگہ کی طرف چڑھے تھے، پیارے آقا ﷺ انہیں پیچھے سے بُلا رہے تھے(اس بلانے کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے) پھر آپ ﷺ اُن کے پیچھے خود بھی اس طرف چڑھے۔(ملخصاً وفاء الوفاء، 4/152)

جبلِ سَلَعْ پہ موجود غار

جبلِ سلع پہ موجود یہ وہ جگہ ہے جہاں جبرئیل علیہ السلام نے پیارے آقا ﷺ سے ملاقات فرمائی اور اللہ پاک کا پیغام پہنچایا کہ: "میں آپکی امت کے معاملے میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا" تو نبی پاک ﷺ نے اتنا طویل سجدہ

کیا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے لگا شاید آپ کی روح قبض کر لی گئی ہے (ملخصاً، المعجم الاوسط، ج ۹، ص ۴۹، ح: ۹۱۰۵)

جبلِ عَیْر

حضرت علی فرماتے ہیں: حرمِ مدینہ جبلِ عیر اور جبلِ ثور کے درمیان ہے۔ (بخاری: 6755)

نوٹ: جبلِ ثور مکے والا مراد نہیں، بلکہ مدینے میں جبلِ احد کے پیچھے ثور نامی ایک چھوٹا پہاڑ ہے، یہاں وہ مراد ہے۔

اس پہاڑ کو آپ ﷺ نے جہنمی پہاڑ کہا ہے (ابن ماجہ: 3115)

جہنمی ہونے سے کیا مراد ہے؟ اسکی علماء نے مختلف توجیہات بیان کی ہیں

امام سِنْدی فرماتے ہیں: اس حدیث کے معنٰی کو اللہ پاک کی طرف سپرد کر دینا چاہیے (حاشیۃ السندی علی ابن ماجۃ)

مدینے کے باغات

حضرت سَلْمَان فارسی کا باغ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے، آپ نے اپنے مالک سے تین سو کھجور کے درخت لگانے اور 40 اوقیہ چاندی ادا کرنے پر عقدِ کتابت کیا، اس باغ میں آپ ﷺ نے سارے پودے اپنے دستِ اقدس سے لگائے۔ (ملخصاً، مسند احمد، انصار: 23737)

مَزْرَعْ عالیہ

یہ باغ ان سات باغوں میں سے ایک ہے جن کے متعلق حضرت مخیریق رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد یہ آپ ﷺ کے ہوں گے، آپ ﷺ اِن میں جو چاہے تصرف فرمائیں۔ (ملخصاً، الطبقات الکبری ج ۱، ص ۳۸۹)

عالیہ کی کھجور کے متعلق نبی پاک ﷺ نے فرمایا: "ان فی عجوۃ العالیۃ شفاء" عالیہ کی عجوہ کھجور میں شفاء ہے۔
(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب فضل تمر المدینۃ: 2048)

مَزْرَع اوسیہ

مُنْتَزَهُ رِيفِ الْبُسْتَانِ

نوٹ: مذکورہ بالا دونوں باغات کا تاریخ سے تعلق نہیں ہے۔ آپ مدینہ منورہ (ایکسپلور) کرنے کے لیے اِنکاوزٹ کر سکتے ہیں۔

متفرق مقامات

فاطمہ بنتِ حسین کا گھر

یہ گھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہزادی حضرت فاطمہ کی طرف منسوب ہے۔

مبارک وادی عقیق

نبی پاک ﷺ کو رب کی طرف سے حکم دیا گیا: آپ اس مبارک وادی میں نماز ادا فرمائیں (بخاری:، کتاب الحج، باب قول النبی: العقیق واد مبارک: 1534) ایک روایت میں فرمایا ﷺ: یہ وادی ہم سے محبت کرتی ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (وفاء الوفاء، 3/186) ایک مرتبہ آپ ﷺ نے دو شخصوں سے پوچھا: تم دونوں نے رات کہاں گزاری؟ انہوں نے کہا: ہم نے وادی عقیق میں رات گزاری، آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک تم دونوں نے مبارک وادی میں رات گزاری ہے۔ (وفاء الوفاء، 3/186)

نوٹ: لنک وادی کے پُل کے دوسری طرف کا ہے۔ وادی عقیق وہی جگہ ہے جس پر پل بنا ہوا ہے۔

قصرِ عروہ بن زبیر

وادی عقیق کے ساتھ یہ محل حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

وادئ بُطْحَان

اس وادی کے متعلق نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "بُطْحَانُ على تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الجَنَّةِ" بُطحان جنتی نہروں میں سے ایک نہر پر ہے۔ "التاريخ الكبير للبخاري،2/378 ، ح: 164"

کعب بن اشرف یہودی کا قلعہ

کعب بن اشرف ــــ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آپ کے اصحاب کی برائی بیان کیا کرتا تھا اور اذیت دیا کرتا تھا۔

نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکم سے حضرت محمد بن مَسْلَمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو نائلہ اور آپ کے ساتھ چند اصحاب نے کعب بن اشرف کو اس کے قلعے سے باہر نکال کر ایک وادی میں لیجاکر قتل کیا (ملخصاً، مطالب العلیا محققاً لابن حجر: ج ۲ ص ۳۳۶، رقم: ۴۲۵۹) (ملخصاً، بخاری: 4037)

ثنیۃ الوداع:

"ثنية" کہتے ہیں: پہاڑی راستے کو اور "وَدَاع" کہتے ہیں: رخصت کرنا، الوداع کرنا (المعجم الوسیط)

ثنية الوَدَاع کا معنیٰ ہوا: مسافر کو رخصت کرنے کا پہاڑی راستہ۔

ممکن ہے کہ مدینہ شریف میں کئی ثنیہ الوداع ہوں جہاں سے اہلِ مدینہ مسافروں کو رخصت کرتے ہوں، لیکن ہم دو جگہوں کی وضاحت کرتے ہیں: ایک شمال (احد) کی جانب، ایک جنوب (مکہ) کی جانب۔

ثنية الوداع (شمالی)

اس وقت یہ جگہ دو راستوں کے ملنے کی جگہ ہے۔ شمال کی طرف جب کوئی جاتا یا ادھر سے کوئی آتا تو اس مقام پہ اھلِ مدینہ الوداع کیا کرتے تھے۔

جُنُوبی ثنیہ الوداع: جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مکے سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس مقام پہ بچیوں نے "طلع البدر علينا من ثنية الوداع" پڑھا۔

یہ مقام یا تو مسجد قُباء کے راستے پہ موجود "عثمانی قلعہ" کے قریب ہے یا مسجد بنی انیف (جس کا ذکر ص:4 پہ ہوا ہے)

ہی ثنیۃ الوداع ہے، دونوں کی لوکیشن نیچے دے دیتا ہوں:

[قلعہ قباء (یا عثمانی قلعہ)]

[مسجد بنی انیف]

[حجاز ریلوے سٹیشن]

سلطان عبد الحمید ثانی نے (1900ء سے 1908ء) کے دوران یہ ریلوے اسٹیشن دمشق سے مدینہ تک بنوایا۔ منصوبے کے مطابق مکہ تک بنانے کا ارادہ تھا۔ لیکن "جنگِ عظیم" کی وجہ سے یہ مدینہ تک ہی بن سکا اور چند سال چلا۔

[حجاز (تُرکی) میوزیم]

حجاز ریلوے کے ساتھ موجود یہ میوزیم 2006ء میں کھولا گیا، اس میں کئی تاریخی اشیاء اور کئی تبرکات موجود ہیں۔

[سقیفہ بنی ساعدہ]

رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد اس جگہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی (بخاری: 2462)

[مکتبۃ المسجد النبوی]

مسجد نبوی شریف میں موجود لائبریری۔

[اَلسَّلَامْ میوزیم]

مسجد نبوی کے ساتھ موجود میوزیم۔

28 شعبان 1446ھ

27 فروری 2025ء

نوٹ: جہاں بھی حاضری ہو فقیر کو اپنی دعاؤں میں لازمی یاد رکھیے گا